بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۷

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم پنجشنبہ

جلد ۱۵ | ۱۶ ماہ صلح ۱۳۲۶ ہش | ۲۲ صفر ۱۳۶۶ ھ | ۱۶ جنوری ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵ ماہ صلح سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۵½ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ آج بعد نماز مغرب تا عشاء حضور مجلس میں رونق افروز ہو کر حقائق و معارف بیان فرماتے رہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو کھانسی کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کو نسبتاً افاقہ ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب کو نسبتاً افاقہ ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۴۶ء کے موقعہ پر

جماعت کو چار چیزوں کی طرف زور دینا چاہیئے

نماز باجماعت۔ لجنہ اماء اللہ کا قیام۔ سچائی اور محنت کی عادت

فرمودہ ۲۸ دسمبر ۱۹۴۶ء

(مرتبہ:۔ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم حج کے لئے یا شاید عمرہ کے لئے تشریف لے گئے۔ تو اس وقت بھی بارش ہو رہی تھی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے

سواری پر سے خطبہ

پڑھا۔ اور صحابہؓ نے کھڑے ہو کر سنا۔ آج اللہ تعالےٰ نے ہمیں بھی اس مثال پر عمل کرنے کی توفیق اور موقعہ عطا فرما دیا ہے۔ مَیں نے کل جمعہ میں دوستوں کو اس بات کی طرف توجہ دلائی تھی۔ کہ اب کام کا وقت آ رہا ہے۔ ہمیں باتیں کم کرنی چاہئیں۔ اور کام زیادہ کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ نے

آج بارش نازل فرما کر

میری اس نصیحت کی تصدیق کر دی ہے۔ اور اپنے قانونِ قدرت کو بھی اس بات کے اشارہ کے لئے مقرر فرمایا ہے۔ کہ اب تمہارے لئے زیادہ سے زیادہ قربانیاں کرنے کا وقت آ رہا ہے۔ اس لئے باتوں کی طرف کم توجہ کرو۔ اور اپنے عمل کی اصلاح اور دوسرے لوگوں کے عمل کی اصلاح کی طرف زیادہ توجہ کرو۔

میرا ارادہ کل تو یہ تھا کہ میں آج علمی مضمون پر تقریر کرونگا۔ لیکن اس ارادہ سے پہلے متواتر میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ میں اس دفعہ زیادہ تر جماعت کو اپنی عملی اصلاح اور

اسلام کی آئندہ جنگ کے لئے

تیاری کی طرف توجہ دلاؤں۔ کل جب تقریر کرنے کے بعد میں واپس گیا۔ تو رات کو پھر متواتر میرے دل میں خیال آیا۔ کہ بجائے علمی مضمون پر تقریر کرنے کے میں جماعت کے دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاؤں۔ کہ وہ اپنی اصلاح کریں۔ اور اس جنگ کے لئے تیار رہیں۔ جو قریب سے قریب تر آ رہی ہے۔ یہ جو میری خلش اور تڑپ تھی۔ اس کی طرف بھی خدا تعالےٰ نے بارش کے ذریعہ سے توجہ دلائی ہے۔ پس میں چند مختصر الفاظ میں

جماعت کے مردوں اور عورتوں کو

اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ ہمیں اپنا نمونہ ایسا بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے جیسے خدا کے نبیوں کی جماعتوں کا نمونہ ہوتا رہا ہے۔ اور رہنا چاہیئے۔ دنیا کی نگاہیں ہم پر ہیں۔ اور دنیا کی امیدیں بھی ہمارے ساتھ وابستہ ہیں۔ ایک طرف دنیا اس نقطۂ نگاہ سے ہمیں دیکھ رہی ہے۔ کہ اگر ہم میں کوئی کمزوری پائی جائے۔ تو وہ ہم پر اعتراض کرے۔ اور ہمارے سلسلہ کو بدنام کرے۔ اور دوسری طرف وہ اس نقطۂ نگاہ سے ہمیں دیکھ رہی ہے۔ کہ شاید اس کی کامیابی کے۔ اور سارے ذرائع ناکام رہیں گے۔ اور شاید اس کی امیدیں بھی انہی پاگلوں کے دعوے سے وابستہ ہیں جو آج جماعت احمدیہ میں شامل ہیں۔ وہ ہماری کمزوریوں پر اعتراض بھی کرتے ہیں۔ اور

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

وہ اس امید میں ہماری طرف بار بار دیکھتے بھی ہیں۔ کہ اگر یہ حقیر اور مظلوم جماعت کامیاب ہوگئی۔ تو ہم بچ جائیں گے۔ اور اگر یہ جماعت تباہ ہوگئی۔ تو ہم بھی تباہ ہو جائیں گے۔ غرض

دو مختلف نقطہائے نگاہ

سے دنیا ہماری طرف دیکھ رہی ہے۔ اور ہم سے دوسرے لوگ بھی اور ہمارے اپنے بھائی بھی یہ خواہش رکھتے ہیں۔ کہ ہم اپنی قربانیوں سے ایک طرف تو خدا تعالےٰ کے تخت کو دنیا میں قائم کریں۔ اور دوسری طرف لوگوں کو ان مصائب سے بچائیں۔ جو مُنہ کھولے کھڑی ہیں۔ اور انہیں کھا جانے کے لئے بالکل تیار نظر آتی ہیں۔

اس سلسلہ میں

سب سے پہلا اور مقدم فرض

جو ایک مسلمان کا ہے۔ وہ خدا تعالےٰ کی عبادت ہے۔ قرآن کریم نے عبادت کے لئے ہر جگہ اقامۃ صلوٰۃ کے الفاظ رکھے ہیں۔ جن میں اس طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ اقامۃ صلوٰۃ کے بغیر درحقیقت کوئی عبادت عبادت نہیں کہلا سکتی۔ جب تک نماز باجماعت ادا نہ کی جائے۔ سوائے اس کے کہ انسان بیمار یا معذور ہو۔ اس وقت تک اس کی نماز اللہ تعالےٰ کے حضور قبول نہیں ہوسکتی۔ میں دیکھتا ہوں کہ ہماری جماعت کی اس طرف پوری توجہ نہیں۔ پس دوستوں کا فرض ہے کہ وہ اپنا پورا زور اس بات کے لئے صرف کردیں۔ کہ ہم میں سے ہر شخص

نماز باجماعت

کا پابند ہو۔ میں نے پہلے بھی چند سال ہوئے جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلائی تھی۔ اور اس پر کچھ عرصہ عمل بھی ہؤا۔ مگر پھر سستی واقعہ ہوگئی۔ میں نے کہا تھا کہ جہاں مسجدیں قریب ہوں۔ وہاں مسجدوں میں نماز باجماعت ادا کی جائے۔ اور جہاں مسجدیں نہ ہوں وہاں جماعت کے دوست محلہ میں کسی کے گھر پر جمع ہوکر نماز باجماعت پڑھ لیا کریں۔ اور جہاں اس قسم کا انتظام بھی نہ ہوسکے۔ وہاں گھروں میں نماز باجماعت ادا کی جائے۔ اور مرد اپنے بیوی بچوں کو پیچھے کھڑا کرکے جماعت کرا لیا کریں۔ آج میں پھر جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ خصوصاً عہدیداروں کو۔ انہیں چاہیئے کہ وہ ہر ماہ مجھے لکھتے رہا کریں۔ کہ انہوں نے اس بارہ میں کیا کارروائی کی ہے۔

دوسری چیز جس کی طرف میں اس وقت توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ وہ

محنت کی عادت

ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ ہماری جماعت کے بہت سے نوجوانوں میں محنت کی عادت نہیں پائی جاتی۔ ذرا بھی محنت کا کام ان کے سامنے آجائے۔ تو وہ گھبرا جاتے اور اپنے فرض کے ادا کرنے میں کوتاہی سے کام لینے لگ جاتے ہیں۔ یہ ایک خطرناک نقص ہے۔ جو ان میں پایا جاتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نظر آتا ہے۔ کہ اگر وہ موقعہ آگیا۔ جس میں دین کے لئے ہر قسم کی قربانیاں کرنی پڑیں۔ تو اس قسم کے لوگ خواہ اس وقت قربانی بھی کریں۔ ان کی قربانی چنداں مفید نہیں ہوگی۔ کیونکہ محنت سے گھبرانے والے اپنے فرائض منصبی کو ادا کرنے کی نسبت آرام زیادہ پسند کرتے ہیں۔ پس ہر جگہ کی جماعت کو خصوصاً خدام الاحمدیہ کو میں اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ انصار اللہ سے مل کر ایسی کوشش کریں۔ کہ ہر احمدی اپنے اوقات کو صحیح طور پر صرف کرنے کی عادت اپنے اندر پیدا کرے۔ اور جو کام اس کے سپرد کیا جائے۔ اس کے متعلق وہ کوئی بہانہ نہ بنائے۔ بہانہ بنانا ایک خطرناک چیز ہے۔ جس سے قوم تباہ ہو جاتی ہے۔ ہمیں یہ عادت اس سال ڈالنی چاہیئے۔ کہ جس شخص کو کسی کام پر مقرر کیا جائے۔ اس کا فرض ہے کہ یا تو وہ کام پوری دیانتداری سے کرے۔ یا اس کام کے لئے جو وقت مقرر ہے۔ اس کے ختم ہونے پر

اسکی لاش وہاں نظر آئے

اس کی زبان چلتی ہوئی یہ عذر نہ کرے۔ کہ میں فلاں وجہ سے یہ کام نہیں کرسکا۔ جب تک یہ روح ہماری جماعت کے نوجوانوں میں پیدا نہ ہو۔ اس وقت تک وہ حقیقی قربانی پیش نہیں کرسکتے۔

اسی طرح مردوں کو چاہیئے۔ کہ جہاں لجنہ اماء اللہ قائم نہیں وہاں

لجنہ اماءاللہ قائم کریں

میرے پاس بہت سی عورتوں نے شکایت کی ہے۔ کہ مرد ان کے ساتھ تعاون نہیں کرتے۔ بعض تو انہیں روکتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ لجنہ کے جلسوں میں نہ جایا کرو۔ اور بعض ایسے ہیں کہ اگر عورتیں لجنہ اماء اللہ قائم کرنا چاہیں۔ تو وہ اس میں روک بن جاتے ہیں۔ یہ ایک خطرناک بات ہے۔ جب تک عورتیں بھی دین کی خدمت کے لئے مردوں کے پہلو بہ پہلو کام نہیں کرتیں۔ اس وقت تک ہم صحیح طور پر ترقی نہیں کرسکتے۔ اسلام کی جو عمارت ہم باہر تیار کرتے ہیں۔ اگر اس عمارت کی تیاری میں عورت ہمارے ساتھ شریک نہیں۔ تو وہ گھر میں اس عمارت کو تباہ کردیتی ہے۔ تم

بچے کو مجلس میں اپنے ساتھ لاؤ

اسے وعظ و نصیحت کی باتیں سناؤ۔ دین کی باتیں اس کے کان میں ڈالو۔ لیکن گھر جانے پر اگر تمہاری عورت میں وہ روح نہیں جو اسلام عورتوں میں پیدا کرنا چاہتا ہے۔ تو وہ بچے سے کہے گی۔ کہ بچے تمہارے باپ کی عقل ماری ہوئی ہے۔ وہ تمہیں یونہی مسجدوں میں لئے پھرتا ہے۔ تمہاری صحت اس سے تباہ ہو جائے گی۔ تم ایسا نہ کیا کرو۔ باپ اپنے بچے کو اقتصادی زندگی بسر کرنے کی ترغیب دے۔ تو ماں کہنے لگ جائے گی۔ کہ بیٹا تمہارا باپ محض بخل کی وجہ سے تمہیں یہ نصیحت کر رہا ہے۔ اور نام اس کا دین رکھ رہا ہے۔ ورنہ اصل وجہ یہ ہے۔ کہ اس کا دل تمہاری ضروریات کے لئے روپیہ خرچ کرنے کو نہیں چاہتا۔ تم بے شک اپنے دل کے حوصلے نکال لو۔ میں تمہاری مدد کرنے کے لئے تیار ہوں۔ دیکھو اگر کسی گھر میں ایسا ہو۔ تو ایک ہی وقت میں دو تلواریں چل رہی ہوں گی۔ ایک سامنے سے اور ایک پیچھے سے اور یہ لازمی بات ہے کہ جہاں دو تلواریں چل رہی ہوں۔ وہاں امن نہیں ہوسکتا۔ پس اول ہماری جماعت کو نماز باجماعت کی پابندی کی عادت اپنے اندر پیدا کرنی چاہیئے۔ دوسرے جماعت کو خصوصیت سے اپنے

فرائض کی ادائیگی

کے لئے محنت کی عادت اختیار کرنی چاہیئے۔ اور جس کام کے لئے کسی کو مقرر کیا جائے۔ اس کے متعلق وہ اس اصول کو اپنے مدنظر رکھے کہ میں نے اب پیچھے نہیں ہٹنا چاہے میری جان چلی جائے۔ جب تک اس قسم کی روح اپنے اندر پیدا نہیں کی جائے گی۔ جماعت پوری طرح ترقی نہیں کرسکتی۔

تیسرے ہر جگہ لجنہ اماء اللہ قائم کی جائے۔ اور عورتوں کی تعلیم اور ان کی اصلاح کا خیال رکھا جائے۔ چوتھے جماعت کے اندر

سچائی کو قائم کیا جائے

جب تک کسی قوم میں سچائی قائم رہتی ہے۔ وہ ہارا نہیں کرتی۔ میں دیکھتا ہوں کہ ہماری جماعت میں ابھی اس پہلو کے لحاظ سے بھی کمزوری پائی جاتی ہے۔

مقدمات پیش ہوتے ہیں۔ تو ان میں گواہی دیتے وقت بعض لوگ ایسی
ایچا پیچی سے کام لیتے ہیں۔ کہ قاضی حیران رہ جاتا ہے۔ کہ میں اس طرح
فیصلہ کروں یا اُس طرح۔ حالانکہ مومنوں کے مقدمات کا بڑی آسانی سے
فیصلہ ہو جانا چاہیئے۔ قرآن کریم نے ہر مومن کو سچائی سے کام لینے کی تاکید
فرمائی ہے۔ بلکہ قرآن کریم نے تو یہاں تک کہا ہے۔ کہ تمہیں صرف سچ سے
ہی نہیں بلکہ سداد سے بھی کام لینا چاہیئے۔ یعنی تمہاری طرف سے جو بات
پیش ہو۔ وہ صرف سچی ہی نہ ہو۔ بلکہ اس میں کسی قسم کا پیچ بھی نہ ہو۔ کئی باتیں
سچی تو ہوتی ہیں۔ مگر پیچ کے ساتھ جھوٹ بنا دی جاتی ہیں۔ اسی لئے قرآن کریم
نے صدق اور سداد دونوں سے کام لینے کی نصیحت فرمائی ہے۔

یہ چار نصیحتیں

آپ لوگوں کو کرنے کے بعد میں دعا کے ساتھ آپ سب کو رخصت کرتا
ہوں۔ اگر آپ لوگ ان باتوں پر عمل کر لیں گے۔ تو پھر خدا تعالےٰ آپ
لوگوں کی تبلیغ میں بھی برکت پیدا کر دے گا۔ آپ کے کاموں میں بھی برکت
پیدا کر دے گا۔ اور اسلام کی فتح کو قریب سے قریب تر لے آئے گا۔ یہ

چار دیواریں ہیں

جن پر اسلام کی عمارت قائم ہے۔
اب میں دعا کر کے آپ لوگوں کو رخصت کرتا ہوں۔ دعا میں اس امر
کا خیال رکھا جائے۔ کہ جہاں اپنے لئے اور اپنے رشتہ داروں کے لئے
دعائیں کی جائیں۔ وہاں اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے اور ان

مبلغین کی کامیابی کے لئے

بھی دعائیں کی جائیں۔ جو اسلام کی خدمت کے لئے دور دراز ملکوں میں گئے
ہوئے ہیں۔ ایسے ایسے ملکوں میں جہاں انہیں کسی قسم کی راحت اور آرام
کے سامان میسر نہیں۔ ان کی باتیں سننے والا کوئی نہیں۔ ان کے ساتھ ہمدردی
کرنے والا کوئی نہیں۔ ان کے بوجھ کو بٹانے والا کوئی نہیں۔ مگر پھر بھی وہ رات
دن اسلام کی خدمت میں مشغول رہتے ہیں۔ حکومتیں ان کی دشمن ہیں۔ پبلک
ان کی مخالف ہے۔ سوسائٹی ان کو اچھی نگاہ سے نہیں دیکھتی۔ غرض ہر طبقہ
کے لوگ ان کی مخالفت کرتے ہیں۔ مگر وہ اسلام اور احمدیت کی تعلیم اور لوگوں
تک پہنچاتے چلے جاتے ہیں۔ پس آپ لوگوں کا فرض ہے۔ کہ جہاں آپ اسلام
کی ترقی کے لئے جو کچھ کر سکتے ہوں۔ ان سے دریغ نہ کریں۔ وہاں ان زیادہ
قربانی کرنے والے مبلغین کے لئے بھی

دعائیں کریں

اس اجتماع کے موقعہ پر مجھے دعا کے لئے بہت سی تاریں موصول ہوئی ہیں۔ مگر
میں وہ تاریں اب سنا نہیں سکتا۔ صرف اسی قدر کہنے پر اکتفا کرتا ہوں۔ کہ ان
سب دوستوں کے لئے دعائیں کی جائیں۔ بالخصوص مبلغین کے لئے کہ وہ خاص
دعاؤں کے محتاج ہیں۔ بلکہ انہیں دعاؤں کا محتاج کہنا بھی درست نہیں۔ درحقیقت
ان کے لئے دعا کرنا ہمارا اپنا فرض ہے۔ کیونکہ وہ ہمارا کام کرنے کے لئے
اپنے وطنوں کو چھوڑ کر گئے ہوئے ہیں۔ اور ہم پر ان کا ایک ایسا حق قائم
ہو چکا ہے۔ جو کامل طور پر دعائیں اور التجائیں کر کے ہی ہم ادا کر سکتے ہیں۔ اس
کے سوا ہمارے پاس اور کوئی ذریعہ نہیں۔ جس سے ان کا یہ حق ادا ہو سکے۔
اب میں دعا کرونگا آپ لوگوں کے لئے اسلام اور احمدیت کے لئے بھی
آپ میرے لئے بھی اور سلسلہ کے مبلغین کے لئے بھی دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ
ان کی کوششوں کو بارآور فرمائے۔ پھر خاص طور پر اس امر کے لئے دعائیں
کی جائیں کہ جو

چار باتیں

میں نے اس وقت بیان کی ہیں۔ ہماری جماعت کو اس پر قائم ہونے کی توفیق مل
جائے۔ یعنی نماز باجماعت کی پابندی سوائے کسی خاص مجبوری کے یہاں تک کہ
اگر گھر میں بھی فرض نماز پڑھی جائے۔ تو اپنے بیوی بچوں کو شامل کر کے جماعت
کرائی جائے۔ یا اگر بچے نہ ہوں۔ تو بیوی کو ہی اپنے ساتھ کھڑا کر کے نماز باجماعت
ادا کی جائے۔ دوسرے سچائی پر قیام۔ ایسی سچائی کہ دشمن بھی اسے دیکھ کر حیران
رہ جائے۔ تیسرے محنت کی عادت ایسی محنت کہ بہانہ سازی اور عذر تراشی کی روح
ہماری جماعت میں سے بالکل مٹ جائے۔ اور جس کے سپرد کوئی کام کیا جائے۔
وہ اس کام کو پوری تن دہی سے سرانجام دے یا اسی کام میں فنا ہو جائے۔ چوتھے
عورتوں کی اصلاح۔ ہر جگہ لجنہ اماء اللہ کا قیام اور عورتوں میں دینی تعلیم پھیلانے
کی کوشش یہ چار چیزیں ہیں۔ جن کے متعلق میں نے اس وقت توجہ دلائی ہے۔
آپ لوگ دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ سب کو ان باتوں پر

عمل کرنے کی توفیق

عطا فرمائے۔ تاکہ اگلے سال جب آپ جلسہ سالانہ پر آئیں۔ تو آپ میں سے ہر
شخص اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر کہہ سکے۔ کہ اس نے ان باتوں پر عمل کر لیا ہے۔ بلکہ
دل پر ہاتھ رکھنے کا سوال ہی نہیں حقیقت یہ ہے۔ کہ اگر آپ لوگ ان باتوں پر
عمل کر لیں گے۔ تو خود بخود ایسے تغیرات پیدا ہونگے۔ کہ آپ لوگوں کی کسی گواہی
کی ضرورت ہی نہیں رہے گی۔ خدا اور اس کے فرشتے خود گواہی دینگے۔ کہ آپ
نے ان باتوں پر عمل کیا ہے۔ اب میں دعا کرتا ہوں۔
اس کے بعد حضور نے لمبی دعا فرمائی۔ اور پھر السلام علیکم کہہ کر دوستوں کو
رخصت کی اجازت مرحمت فرمائی۔

حضرت عثمانؓ حضرت امام حسنؓ حضرت امام حسینؓ پر اعتراضات کا رد

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

(۱) حضرت عثمانؓ نے خلافت کا کرتہ نہ اتارا
کیوں؟ اس لئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے ان کو فرمایا تھا کہ خدا تعالےٰ تجھے ایک قمیص
پہنائیگا۔ تو اسے نہ اتارنا

(۲) حضرت امام حسنؓ سے جب لوگوں نے
بیعت کر لی۔ پھر معاویہؓ نے ان سے جھگڑا کیا۔
تو انہوں نے مسلمانوں کے اتحاد کی خاطر اپنا
قدم اس جھگڑے سے نکال لیا۔ کیوں؟
اس لئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
تھا کہ یہ میرا بیٹا سید ہے۔ اور اسکی وجہ سے
مسلمانوں کے دو گروہوں کی آپس میں صلح ہو جائیگی

(۳) امام حسینؓ نے جب یزید کو مستحق خلافت
نہ سمجھتے ہوئے اس پر خروج کیا۔ تو تمام اہل
مدینہ نے ان کو سمجھایا کہ آپ یزید کا مقابلہ نہ
کریں۔ اور لوگ آپ سے علیحدہ ہونے لگے۔
یہاں تک کہ آپ کے پاس آخر کار صرف ۷۲ رفیق
باقی رہ گئے۔ مگر آپ پھر بھی اپنے ارادہ پر
قائم رہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ انہوں نے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تھا

جس میں حضور نے انہیں ایک کام کرنے کا حکم
فرمایا۔ امام صاحب فرماتے ہیں کہ اس رویا کے
بعد اب چاہے میں مروں یا جیوں میں بہرحال
حضور کے ارشاد کی تعمیل کر کے چھوڑونگا۔

غرض ان تینوں واقعات میں آنحضرت صلے اللہ
علیہ وآلہٖ وسلم کا قدم مبارک موجود ہے۔ آپ نے
جسے کہا کہ خلافت نہ چھوڑنا۔ اس نے خلافت نہ
چھوڑی۔ گو شہید ہو گئے۔ جسے صلح کرانیکو کہا تھا
اسنے آپؐ کے فرمانے کے بموجب آئی ہوئی حکومت
کھو دی۔ مگر حضورؐ کے منشا سے انحراف نہ کیا اور
جسے رویا میں حضور کا منشا یہ معلوم ہوا تھا کہ اسلام
تم سے جان و مال اور خاندان کی قربانی چاہتا ہے۔
اس نے بموجب منشائے حضور صلے اللہ علیہ وسلم یہ
قربانی پیش کر کے اپنے آپکو سرخرو کر لیا۔ پس ان تینوں
واقعات کی پشت پر فرمانبرداری رسول کارفرما تھی۔
نہ کہ دنیوی حرص وہوا کا کوئی جذبہ و من یطع
الرسول فقد اطاع اللہ۔ پس ان تینوں
اصحاب کے بارے میں اب کسی کا جھگڑا کرنا
اور یہ دلائل پیش کرنا کہ انہوں نے غلطی کی بالکل

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی

مجلس علم وعرفان

نوجوان سلسلہ کا بوجھ اٹھانے کے لئے تیار ہو جائیں

قادیان ۱۴ ماہ صلح۔ آج بعد نماز مغرب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مجلس میں رونق افروز ہو کر جو اہم امور ارشاد فرمائے۔ ان کا ملخص اپنے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے:۔

ابتداء میں حضور نے باہر سے آنے والے چند احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔ اور گفتگو فرمائی۔

ازاں بعد فرمایا۔ ہمارے کالجوں اور سکولوں کے بہت سے طلباء مجلس میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور واقفین کا ایک معتد بہ حصہ بھی موجود ہے۔ آج میں انہیں مخاطب کرتے ہوئے یہ نصیحت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ انہیں اپنے اوقات کو زیادہ سے زیادہ مفید اور کارآمد بنانا چاہیئے۔ تا وہ سلسلہ کے لئے مفید بن سکیں۔ اور تا جب یہ مختصر سی زندگی گذارنے کے بعد وہ خدا کے سامنے پیش ہوں۔ تو ان کے چہروں پر ندامت کے آثار نہ ہوں۔ بلکہ راہِ خدا میں عظیم الشان قربانیوں کی وجہ سے سرخروئی اور بامرادی کے آثار ہوں۔

اللہ تعالےٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ اور اس کے زندہ رہنے کے لئے اس نے اتنے سامان پیدا کئے ہیں کہ ان کا اندازہ لگانا بھی ناممکن ہے۔ آدم سے لیکر اس وقت تک اللہ تعالےٰ انسان کو ترقی کے مختلف مدارج میں سے گزارتا ہوا اس بلند مقام پر لایا ہے۔ اور نہ معلوم آئندہ کس قدر ترقی انسان کرے گا۔ پس وہ زندگی جس کے لئے دنیا کے یہ سارے سامان پیدا کئے گئے ہیں۔ کتنی قیمتی ہوگی۔ انسان اگر تعداد کے لحاظ سے زمین کی دوسری مخلوق سے موازنہ کیا جائے۔ تو اسے کوئی نسبت ہی نہیں۔ ایک شہر ہی میں جس قدر کیڑے مکوڑے اور دوسری چھوٹی چھوٹی جاندار چیزیں اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہیں۔ وہ بھی ساری دنیا کے انسانوں کے برابر ہونگی۔ پھر اس دنیا کو دوسری دنیاؤں جو چاند اور ستاروں میں آباد ہیں کے ساتھ رکھ کر مقابلہ کیا جائے۔ تو اس کی نسبت ان سے صرف اتنی ہوگی۔ جتنی اس دنیا سے ایک مکھی کو۔ غرض یہ دنیا ان کے مقابلہ میں کوئی حقیقت ہی نہیں رکھتی۔ غرض یہ دنیا ان کے مقابلہ میں کوئی حقیقت ہی نہیں رکھتی۔ پھر انسان کا اس دنیا کے بنانے یا بگاڑنے میں کوئی حصہ ہی نہیں۔ اور وہ کام جو وہ اس دنیا میں کرتا ہے۔ کوئی حقیقت ہی نہیں رکھتے۔ وہ مادہ مثلاً لوہا۔ لکڑی۔ پانی مٹی وغیرہ جن سے یہ مختلف چیزیں بناتا ہے۔ سب خدا کی پیدا کی ہوئی ہیں۔ اس کا دخل صرف اتنا ہوتا ہے۔ کہ وہ ان کی شکل بدل دیتا ہے۔ دراصل خدا تعالےٰ خالق اعمال بھی ہے۔ وہ طاقتیں جن کے ذریعے انسان چیزوں کی شکلیں بدلتا ہے۔ سب اللہ ہی کی دی ہوئی ہوتی ہیں۔ وہ اعضاء مثلاً ہاتھ۔ پیر۔ آنکھ۔ ناک وغیرہ جن سے یہ کام لیتا ہے۔ اللہ ہی کے دیئے ہوتے ہیں۔ دماغ اور سوچنے سمجھنے کی طاقت بھی اللہ ہی نے دی ہوئی ہے۔ وہ خوبیاں مثلاً آواز کا اچھا ہونا یا حسن صورت وغیرہ جن سے انسان دوسروں سے ممتاز ہوتا اور ان سے خراجِ تحسین پاتا ہے۔ سب اللہ ہی کی دی ہوئی ہیں۔ اس کا ان میں کوئی بھی دخل نہیں ہوتا۔ اس کا اگر دخل ہوتا ہے۔ تو وہ صرف ارادہ کا۔ اور یہ اتنا چھوٹا سا دخل ہے کہ وہ کوئی حقیقت ہی نہیں رکھتا۔ لیکن اگر انسان اس چھوٹے سے دخل میں بھی کوتاہی کرے۔ تو بہت ہی افسوس کی بات ہے۔

انسان جب اس چھوٹے سے دخل کو بروئے کار لاکر کوئی کام کرتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ اس کے اس کام پر بھی بہت خوش ہوتا۔ اور کہنے لگتا ہے۔ دیکھو میرے بندے نے میری خاطر یہ کام کیا۔ وہ کام کیا۔ اور وہ اس معمولی سے کام کے بدلہ میں انعام دینے لگ جاتا ہے۔ ایسا انعام جو کبھی ختم ہی نہ ہو۔ عطاء غیر مجذوذ۔ پھر یہی نہیں۔ اللہ تعالےٰ کہتا ہے۔ اے میرے بندے۔ تو نے جو مانگنا ہے مانگ لے۔ اور جو تو چاہتا ہے۔ تجھے ملے گا۔ لھم فیھا ما یشتھون۔

اس کی مثال ایسی ہی ہے۔ جیسے باپ بچے کا ہاتھ پکڑ کر کاغذ پر کچھ حروف ڈالتا ہے۔ اور بچہ خوش ہوتا پھرتا۔ اور ہر ایک کو بتاتا پھرتا ہے۔ لیکن حقیقت میں وہ باپ کا لکھا ہوتا ہے۔ یہی حال انسان کا ہے۔ سارے کام تو خدا کرتا ہے۔ مگر یہ اپنے ارادہ کے ادنیٰ سے دخل سے پھولا نہیں سماتا۔ اور ڈینگیں مارنے لگتا ہے۔ دیکھو میں نے یہ کیا۔ اور وہ کیا۔

مگر بڑے ہی افسوس کی بات ہے۔ کہ انسان نے ابھی تک اپنے ارادہ پر بھی قابو نہیں پایا اور اسے سراسر اللہ تعالےٰ کے لئے وقف نہیں کر دیا۔ مگر افسوس کہ ابھی تک انسان یہ بھی نہیں کر سکا۔ کہ جو نظام اللہ تعالےٰ نے اس کے جسم میں رکھا ہے۔ اپنے کاموں میں اس کی ہی نقل کر سکے۔ اگر وہ صرف اس کی ہی نقل میں کامیاب ہو جائے۔ تو دنیا کے تمام فسادات یک قلم موقوف ہو جائیں۔ اور انسان کی زندگی اور حیات کا صحیح مقصد پورا ہو جائے۔ مگر اب ہزاروں ہزار سال گزر رہے ہیں۔ ابھی تک انسان نے اپنے ہی جسم کے نظام کی نقل نہیں کی۔ انسان کے جسم میں ایسا اعلیٰ نظام ہے۔ کہ اس میں خلل واقع ہی نہیں ہوتا۔ اور خود بخود سارا کام ہوتا رہتا ہے۔ کبھی تصادم کی صورت پیدا نہیں ہوتی۔

اللہ تعالےٰ نے انسان کی رہنمائی کے لئے اتنے سامان پیدا کئے ہوئے ہیں۔ مگر وہ ان سے فائدہ نہیں اٹھاتا۔ اور ذرا بھی توجہ نہیں دیتا۔ اسی وجہ سے روز بروز تنزل کی طرف جا رہا ہے

ایک آدم تھا۔ اس کے دو ہی کان دو ہی ہاتھ اور دو ہی پاؤں تھے۔ اور وہ بھی ہماری طرح کا تھا۔ مگر دیکھو۔ اس سے اولاد کا اتنا وسیع سلسلہ چلا ہے۔ کہ ختم ہونے میں ہی نہیں آتا۔ عجیب قدرت ہے چھوٹی سی حوا تھی۔ اور چھوٹا سا اس کا شکم مگر ساری دنیا کے اربوں ارب انسان اسی ایک شکم سے نکلتے ہی چلے آتے ہیں۔ پھر جو شکل آدم یا حوا کی تھی۔ وہی شکل موجودہ انسانوں کی ہے۔ کوئی بھی تو فرق پیدا نہیں ہوا۔ وہی دو کان۔ دو ہاتھ۔ دو پاؤں وغیرہ۔ الغرض دنیا آج ہزاروں ہزار سال کے بعد اور سائنسدانوں کے کہنے کے مطابق کروڑوں کروڑ سال کے بعد بھی جسمانی طور پر اسکی نقل کرتی چلی آتی ہے۔ مگر کتنے افسوس کی بات ہوگی۔ کہ مومن روحانی طور پر خدا کے فرستادوں اور رسولوں کی نقل چھوڑ دے۔ اور ان جیسا اپنے آپ کو بنانے کی کوشش نہ کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے آدم کہا ہے۔ اس میں اسی طرف اشارہ ہے۔ کہ جس طرح دنیا نے جسمانی طور پر اس آدم کی نقل کی ہے۔ تم بھی روحانی طور پر اسکی نقل کرنے کی کوشش کرو۔

ہماری جماعت پر دوہری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ کہ ہم روحانی طور پر بھی اپنے زمانہ کے آدم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نقل کرتے رہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ تعالےٰ کا وعدہ ہے۔ کہ تین سو سال تک آپ کے ماننے والوں کی اتنی کثرت ہو جائیگی۔ کہ دوسری اقوام کی ان کے مقابلہ میں کوئی حیثیت ہی نہ ہوگی۔ بلکہ وہ چوہڑوں اور چماروں کی طرح ہو جائیں گے۔ پس اگر ہم اس وعدہ اور انعام میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ تو ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم بھی کچھ کر کے دکھائیں۔ اس کو پورا تو خدا نے ہی کرنا ہے۔ اور سارا کام بھی اسی نے کرنا ہے۔ ہماری تو صرف شرکت ہی کی ضرورت ہے۔ اور صرف ارادہ کرنے کی۔ مگر افسوس ہے۔ کہ ہماری جماعت یہ بھی نہیں کرتی۔ یہی وجہ ہے کہ ہمیں سلسلہ کے کاموں کے لئے آدمی نہیں ملتے۔ ہمارے طالب علموں کو چاہیئے۔ کہ اس بوجھ کو اپنے کندھوں پر اٹھانے کے لئے جلد از جلد تعلیم حاصل کریں۔ اور اپنے اندر بیداری اور احساس کا مادہ پیدا کریں۔ محنت اور ہمت کی زندگی بسر کرنے کی کوشش کریں۔ ایک طرف تو وہ زیادہ سے زیادہ دنیوی تعلیم حاصل کریں۔ اور دوسری طرف ساتھ ہی دین کی تعلیم قرآن و حدیث وغیرہ کا ترجمہ بھی سیکھتے رہیں۔ اس وقت جو لوگ سلسلہ کے کام کو چلا رہے ہیں۔ انہوں نے ایسا ہی کیا تھا۔ دنیا کی تعلیم کے ساتھ ساتھ دین کی تعلیم بھی حاصل کرتے رہے۔ اگر تم بھی ایسا کرو گے۔ تو ہمیں فکر نہیں۔ ہم سمجھ لیں گے۔ کہ دو چار سالوں میں سلسلہ کا بوجھ اٹھانے کے لئے بہت سے نوجوان ہمیں میسر آجائیں گے۔

نوجوانوں کو ہمیشہ یہ مدنظر رکھنا چاہیئے کہ وہ بہت بڑے بڑے کاموں کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ انہوں نے دفتروں میں بیٹھ کر کلر کی نہیں کرنی بلکہ ایسے کارنامے سرانجام دینے ہیں جن سے دنیا ہل جائے۔ ایسے ہی بلند عزم ہے کہ اگر ہمارے نوجوان اٹھیں گے تو وہ کچھ حاصل کریں گے۔ لیکن اگر حوصلے ہی پست ہوں گے تو بلند و بالا نتائج کی کس طرح امید ہو سکتی ہے۔

واقفین کو چاہیئے کہ وہ اپنے دوستوں کو کھینچ کھینچ کر اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کریں۔ تا سلسلہ کے کاموں میں وہ بھی ان کے شریک کار ہو جائیں۔ ایک شرابی ایک بھنگی اور ایک بدمعاش کو اس کا رفیق مل جاتا ہے۔ وہ وہ برے کاموں کے لئے اپنا ساتھی تلاش کر لیتا ہے۔ لیکن کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک واقف زندگی کو نیک کام کے لئے کوئی ساتھی مل جائے۔ پس اگر وہ اپنے دوستوں اور ساتھیوں کو ہر وقت تحریک کرتے رہیں تو انہیں بہت سے ساتھی مل جائیں گے

یاد رکھو! ساری دنیا کو چیلنج دے کر تم خود خواب خرگوش میں محو نہیں ہو سکتے جب تم ساری دنیا کو سر کرنے کا عزم لے کر اٹھے ہو۔ تو سستی اور کوتاہی تمہیں زیب نہیں دیتی۔ تمہیں ہمت اور محنت سے کام کرنا چاہیئے۔ تم میں سے ہر شخص کو بیدار ہو جانا چاہیئے۔ کیا طالب علم کیا صناع۔ کیا تاجر ہر ایک اپنی زندگی کو سلسلہ کے لئے وقف کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ سلسلہ کو ہر قسم کے آدمیوں کی ضرورت ہے۔

پس واقفین کو چاہیئے کہ وہ دوسروں میں تحریک کرتے رہیں۔ کہ وہ بھی اس کامیابی اور انعام میں شامل ہوں جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے ملنے والا ہے۔ یاد رکھو کامیابی کا سہرا تمہارے ہی سر پر ہوگا۔ اور دنیا سے تم ہی خراج تحسین حاصل کرو گے۔ بے شک مال و دولت دوسرے لے جائیں گے۔ مگر وہ حقیر چیز ہے ہاتھوں کی میل ہے۔ صحیح دولت وہ عزت اور سرخروئی ہے جو دین کی خدمت میں حاصل ہوتی ہے۔ نیز اللہ تعالےٰ کی خوشنودی تمہارے ہی حصہ آئے گی۔ بعد میں بے شک جو بڑے بڑے آدمی پیدا ہوں گے۔ جرنیل بھی اور بادشاہ بھی۔ مگر دنیا کے نزدیک جو قدر و منزلت تمہاری ہوگی وہ ان کی نہ ہوگی۔ دنیا تمہارے ناموں کے ساتھ رضی اللہ تعالےٰ کے القاب لگائے گی اور تمہاری کوششوں کو سراہے گی۔ مگر ان کو کوئی پوچھے گا بھی نہیں۔ کیونکہ حقیقی قربانی تمہاری ہی ہوگی۔ اور بنیادی کام تم ہی نے کیا ہوگا۔

منیر احمد وقف

باڑی پورکولہ گام کشمیر ——— کا ——— فرضی گورگانی

——— مولوی عبداللہ صاحب بہائی سابق ایڈووکیٹ ریاست کشمیر کے صاحبزادہ کا بیان

میری نظر سے اخبار زمیندار مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۴۶ء کا پرچہ گزرا۔ اور اس میں حضرت عیسےٰ کے مقبرہ خانیار کا تذکرہ ایک طویل مضمون میں کیا گیا ہے۔ محرر مضمون مرزا ابوظفر ایم اے گورگانی باڑی پورہ کشمیر ہیں۔ پیشتر اس کے کہ اس مضمون پر تبصرہ کیا جائے میں بہائیان کشمیر کو دعوت دیتا ہوں کہ ریاست کشمیر کی حدود میں اگر کسی ابوظفر ایم۔ اے گورگانی کا وجود ثابت کریں تو میں ان کو انعام دونگا چہ جائیکہ باڑی پورہ کشمیر کی ۲۵ یا ۳۰ گھر کی آبادی سے ایسے شخص کا وجود ثابت ہو۔ درحالیکہ میں وہاں کے بچہ بچہ سے واقف ہوں۔ یہ مضمون دراصل بایماء مولانا محمد عبداللہ صاحب بذریعہ ان کے کسی جاسوس بہائی کے لکھوایا گیا ہے۔

جن لوگوں میں اتنی بھی ایمانی جرأت نہ ہو۔ کہ اپنا نام صاف جتلا کر مضامین لکھیں۔ ان کے مضامین کی صداقت کا معیار کیا ہو سکتا ہے۔

مولانا محترم کو آجکل معرکۃ الآراء مسئلہ ایک ہی نظر آ رہا ہے وہ صرف عیسےٰ کی قبر کا مسئلہ ہے جہاں دیکھو۔ جو تحریر ان کی دیکھو اس میں صرف مقبرہ عیسےٰ کا تذکرہ ہے۔ دراصل وہ مسیح کی وفات سے گھبراتے ہیں۔ کیونکہ عبدالبہاء بہاء اللہ نے اپنی تحریروں میں حضرت مسیحؑ کی حیات کا اقرار کیا ہے۔ اور مولوی صاحب کو فکر لاحق ہے کہ بہائیت کے اس مسئلہ کو صرف احمدی ہی غلط قرار دے سکتے ہیں۔ اس لئے وہ اب اپنی پچاس سال کے تقریری اور تحریری اقرار سے واپس ہو رہے ہیں۔ اور لطف یہ ہے کہ مولانا فرماتے ہیں کہ وہ اس قدر عرصہ اگر خاموش رہے تو یہ ان کی غلطی ہے۔

پس رہا یہ سوال کہ کسی گورگانی صاحب نے از سر نو عمائد کے بیانات لئے ہیں اور ان کے پاس موجود ہیں۔ کوئی اہمیت نہیں رکھتا ہے۔ کیونکہ مولوی صاحب کو پچاس سال کے بعد اگر اس بات کے بیان کرنے میں مشکل پیش نہ آئی کہ ان کی تحقیق قبر مسیح کی غلط تھی۔ تو باقی مخالفین احمدیت کے لئے تو یہ باعث خوشی ہوگا کہ یہ مسیح کی قبر نہیں ہے۔

میں طوالت میں جانا نہیں چاہتا۔ جناب گورگانی صاحب اور جناب قبلہ والد صاحب مولانا محمد عبداللہ صاحب سے عرضداشت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اگر وہ بہاء اللہ کی صداقت کا معیار قبر مسیح خانیار قرار دیتے ہیں۔ تو کیوں نہ حیات مسیح اور وفات مسیح کے مسئلہ کا ان سے فیصلہ کیا جائے۔ اور یہ جماعت احمدیہ قادیان کا کام ہوگا۔ کہ وہ ثابت کرے کہ مسیح ناصری فوت ہو کر خانیار میں دفن ہے اگر وہ ثابت نہ کر سکیں گے تو مولوی صاحب صادق ہیں۔ ورنہ بیکار وقت ضائع ہو رہا ہے۔ اخبار زمیندار۔ عام مسلمان جن کے عقیدے کو مولوی صاحب یا گورگانی صاحب پیش کرتے ہیں یہ ان کے جذبات کی خاطر ان کے غلط عقائد سے اتفاق کرتے ہیں۔ کوئی دیانتدارانہ طریق نہیں ہے۔ مولوی صاحب یا گورگانی صاحب اگر چاہتے ہیں کہ لوگوں پر حق ظاہر ہو تو میری اس ناچیز رائے کو قبول کریں۔

گورگانی صاحب سے مزید استدعا ہے کہ وہ ان پچاس افراد کے نام شائع کریں۔ جن کا ذکر وہ کر رہے ہیں۔ اور میں وثوق سے کہوں گا کہ وہ تعداد غلط ہے۔ اور میں نے جو حال ہی میں تصدیق حاصل کی ہے انہیں اشخاص کی ہوگی جو وہ پیش کریں گے کیونکہ گورگانی صاحب ان کو ہرگز نہیں بتلائیں گے کہ یہ تصدیق کس غرض کے لئے لی جاتی ہے۔ بلکہ دھوکہ دے کر ان کے نام حاصل کئے جاتے ہیں۔ اور عوام کو بھی دھوکہ دیا جاتا ہے کہ ان اشخاص نے تصدیق کی ہے۔ جو بہت ہی قابل افسوس ہے

ایم۔ اے صابر کشمیری — حال مقیم قادیان

ایک اور مجاہد دین کی روانگی!

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق مکرمی منیر احمد صاحب واقف زندگی تبلیغ باغبانان انگلستان کے لئے انیس ۱۹ جنوری ۱۹۴۷ء بروز اتوار پونے تین بجے دوپہر کی گاڑی سے روانہ ہوں گے۔ اور اسی دن شام کو لاہور سے فرنٹیئر میل سے بمبئی کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔

وکیل التجارۃ التحریک جدید قادیان

انتخابات کے متعلق ضروری اعلان

پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کی فہرست رائے دہندگان ۱۵ جنوری کو شائع ہو چکی ہے۔ ہر وہ شخص جس کا نام فہرست میں درج نہیں اور جو اپنے آپ کو رائے دہندگان کا اہل سمجھتا ہے۔ فہرست میں اندراج نام کے لئے ۲۵ جنوری تک درخواست دے سکتا ہے۔ جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت میں تحقیق کریں۔ اور جن جن احمدی دوستوں کا ووٹ نہ بنا ہو اور وہ رائے دہندگی کے اہل ہوں فوری طور پر ان کی درخواستیں مقررہ فارم پر مطابق ہدایات شائع شدہ دلوا دیں۔ رائے دہندگی کے اس حق کو پوری کوشش سے حاصل کرنا چاہئیے۔ امید ہے جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان پوری توجہ اور کوشش سے اس کام کو سرانجام دیں گے۔

وصیتیں

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر میں اطلاع کردے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

۹۹۷۱ منکہ آمنہ بیگم زوجہ محمد لطیف قوم سیل راجپوت پیشہ تیشہ گو عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن تلونڈی کھجور والی ڈاکخانہ خاص براستہ گھکڑ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶۔ اگست ۱۹۴۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ جائیداد منقولہ زیور طلائی ایک تولہ قیمتی ۸۰/- حق مہر ۲۰۰/- روپے جو بذمہ خاوند ہے حصہ وصیت ۱/۱۰ ۲۸/- ماہوار آمد کوئی نہیں۔ زائد آمد مذکورہ بالا سے ہوگی۔ تو تاحیات ۱/۱۰ ادا کروں گی۔ اگر میری موت ہونے کے بعد کوئی اور جائیداد کسی قسم کی ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:۔ آمنہ بیگم موصیہ گواہ شد:۔ امیر احمد ولد رحیم بخش تلونڈی کھجور والی گواہ شد محمد لطیف خاوند موصیہ

۹۹۹۱ منکہ عائشہ بیگم زوجہ چوہدری عبدالرحمٰن خانصاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۳ سال ساکن موضع سٹروعہ ڈاکخانہ خاص تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ نقد ۵۰۰/- روپے۔ جو زیورات کی قیمت آئی ہے وصول۔ ۱۰۰۰/- روپیہ مہر بذمہ خاوند زیور ۵ تولہ طلائی۔ آمد ماہوار تنخواہ ۴۶/۱۰/- روپے ہے۔ کیونکہ میں ڈسٹرکٹ بورڈ گرلز سکول سٹروعہ کی استانی ہوں۔ میں ہندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ تنخواہ کا بھی ماہوار ۱/۱۰ حصہ ادا کرتی رہوں گی۔ اور میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:۔ عائشہ بیگم۔ گواہ شد:۔ چھجو خان امیر جماعت سٹروعہ والد موصیہ گواہ شد عبدالرحمٰن خان خاوند موصیہ دہلی پولیس

ضرورت رشتہ

میرے ایک عزیز مخلص احمدی ارائیں نوجوان ملازم مستقل گورنمنٹ سروس چار صد روپیہ ماہوار آمدنی کے لئے معزز زمیندار خاندان سے ایک تعلیم یافتہ میٹرک پاس لڑکی کے نزدیک صورت و سیرت میں اچھی امور خانہ داری سے واقف فوری رشتہ کی ضرورت ہے۔ خواہشمند اصحاب مجھ سے ملیں یا لکھیں۔

(مفتی محمد صادق قادیان)

رشتہ کی ضرورت

ایک معزز زمیندار راجپوت خاندان کی لڑکی عمر ۲۲ سال کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکی ڈاکٹری امتحان (ایم۔ ایل۔ ایس) پاس کرنے کے بعد ضلع کے صدر مقام پر زنانہ ہسپتال میں لیڈی ڈاکٹر ہے۔ لڑکا مخلص احمدی اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونا چاہیئے۔ قوم جٹ یا راجپوت کے لئے ترجیح ہوگی۔

(معرفت منیجر الفضل قادیان)

قومی صنعت کو فروغ دیجئے

پرسیّن مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان میں نہایت عمدہ خوبصورت پائیدار سیلنگ فین اور ٹارچ تیار ہوتی ہیں۔ جو تمام ہندوستان میں مشہور اور مقبول عام ہیں۔ اس کے علاوہ بجلی کی ویلڈنگ مشینیں اور انگریونگ مشینیں بھی ہمارے ہاں تیار ہوتی ہیں۔ آپ اپنی ضروریات کے وقت اس کمپنی کی مصنوعات اپنے ہاں دوکانداروں سے طلب کریں۔ اور اس طرح قومی صنعت کو فروغ دیں۔

(مینیجر)

شباکن وشفائی

یہ دونوں دوائیں ملیریا اور دوسرے بخاروں کے لئے بہترین یونانی دوائیں ہیں۔ شباکن پسینہ لاکر بخار اتار دیتی ہے۔ جگر اور طحال کو صاف کرتی ہے۔ معدہ کو طاقت دیتی ہے اعصاب کو طاقت بخشتی ہے۔ اور کونین کے نقصان کے بغیر جسم کو ملیریا کے بداثرات سے صاف کر دیتی ہے۔ شفائی پرانے اور سخت بخاروں میں شباکن کے ساتھ دی جائے۔ تو ان کو توڑنے میں کامیاب ہوتی ہے۔ جو بخار نہایت سخت اور ٹوٹنے میں نہیں آتے۔ کونین کے ٹیکوں سے بھی ان کو فائدہ نہیں ہوتا۔ وہ شفائی کو شباکن کے ساتھ دینے سے خدا تعالےٰ کے فضل سے ٹوٹ جاتے ہیں۔ اور اعصاب کو بھی نقصان نہیں پہنچتا۔ ہر گھر میں ان دواؤں کا ہونا بہت سے اخراجات سے بچا لینا ہے۔

قیمت یکصد قرص ۸/ اور پچاس قرص ایک روپیہ چار آنے ۱/۴ شفائی درجن ۸/ علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں (مینیجر)

ایک نہایت مفید تبلیغی ٹریکٹ

مکرم محترم جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآباد دکن نے حال میں ایک نہایت خوبصورت ٹریکٹ ۶۴ صفحات کا خدا تعالےٰ کا عظیم الشان پیغام کے نام سے چار ہزار کی تعداد میں شائع کیا ہے۔ مضمون اسقدر دلچسپ ہے کہ متعصب سے متعصب انسان بھی اس کی طرف متوجہ ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا اور تبلیغ کا پیرایہ ایسا دلکش ہے کہ ہر سعید الفطرت انسان کے متاثر ہونے کی پوری امید ہے۔ قیمت ایک روپیہ کے آٹھ طالب حق کو مفت۔ الفضل ۳ جنوری ۱۹۳۹ء عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

درد دندان کی انمول دوا ہُوَالشّافی دانتوں کے درد کیلئے اکسیر

روتا آئے اور ہنستا جائے

جو اصحاب دانتوں کے شدید مرض میں مبتلا ہوں۔ اور کافی دیر تک علاج کرانے کے باوجود آرام کی صورت نظر نہ آتی ہو۔ تو مقامی اصحاب کم از کم پانچ روز تک ہمارے پاس بطور آزمائش تشریف لاکر تسلی فرما سکتے ہیں بعد میں ایک شیشی جس کی قیمت دو روپے ہے خرید کر خود استعمال کر سکتے۔ اور دوسروں کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ بیرونی اصحاب خرچ پیکنگ و ڈاک کے ذمہ دار ہونگے۔ پہلی ہی دفعہ لگانے سے فوراً درد جاتا رہتا ہے

ڈاکٹر عبدالرحیم دہلوی ممتحن چشم الحکم سٹریٹ قادیان

BANKERS
LLOYDS BANK LTD LAHORE
PUNJAB NATIONAL BANK LTD

CODES
A.B.C. 5th ED.
BENTLEYS & PRIVATE

SAM ROZET & CO
QADIAN

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

اسلام اور مساوات

بہترین ٹارچ بنانیوالا کارخانہ

جہاں مالک اور مزدور ایک ہی صف میں کام کرتے ہیں

سام روزٹ اینڈ کمپنی قادیان

Sole Distributors M/S Dominion Agencies Qadian

کحل الجواہر

ایک روپیہ ڈیڑھ ماشہ کحل الجواہر کی قیمت برائے آزمائش رکھی گئی ہے۔ یہ سرمہ نہایت ہی قیمتی اجزاء و جواہرات سے تیار کیا جاتا ہے۔ خدا کے فضل سے یہ آنکھوں کی تمام شکایات میں روز بروز مفید ہوتا جا رہا ہے۔ قیمتی اجزاء سے مرکب ہونے کے باوجود صرف خلق خدا کو فائدہ پہنچانے کے مدنظر قیمت بہت کم رکھی گئی ہے صرف ایکدفعہ ہو ماننا شرط ہے۔ محصول ڈاک وغیرہ بذمہ خریدار۔ مقامی ضرورتمند اصحاب روزانہ صبح تشریف لاکر آنکھوں میں سرمہ لگوا سکتے ہیں۔ ڈاکٹر عبدالرحیم دہلوی ممتحن چشم الحکم سٹریٹ قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

رنگون ۱۵ جنوری:۔ حکومت برما کے ایک رکن نے بتایا۔ برما کے علاقہ میں بغاوت کی سی صورت پیدا ہوگئی ہے۔ ایک ضلع پر باغیوں نے مکمل تسلط قائم کر لیا ہے اور وہاں پر اپنی عدالت اور پولیس مقرر کر دی ہے کمیونسٹ باغیوں کی سرگرم مدد کر رہے ہیں۔ آپ نے اپنے بیان میں کہا۔ حکومت اس بغاوت کو سختی کے ساتھ کچل دے گی چنانچہ اس علاقہ میں فوجی دستے بھیج دیئے گئے ہیں۔

ہنوئی ۱۵ جنوری۔ ہندچین میں ابھی تک قوم پرستوں اور فرانسیسیوں میں مقابلہ ہو رہا ہے۔ اور سمجھوتہ کی بہت کم توقع کی جاتی ہے اندرونی انتظام کے درہم برہم ہو جانے کی وجہ سے قحط کا بھی شدید خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔

نئی دہلی ۱۵ جنوری۔ آج صبح مولانا ابوالکلام آزاد نے تعلیم کے محکمہ کا چارج لے لیا۔ آج شام کو آپ حلف وفاداری اٹھائیں گے۔

نئی دہلی ۱۵ جنوری:۔ جمعہ کو پنڈت نہرو اور مسٹر راجگوپال اچاریہ بذریعہ طیارہ پٹنہ جائیں گے۔ پنڈت نہرو کو پٹنہ یونیورسٹی کی طرف سے اعزازی ڈگری دی جائے گی۔

نئی دہلی ۱۵ جنوری:۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے۔ کہ ضلع ہزارہ کے تازہ فساد کے سلسلے میں ۱۲ جنوری کو قبائلیوں کے نمائندے نے فوجی کمانڈر سے ملاقات کی بعض قبائلیوں کو جو تعزیری جرمانہ کیا گیا تھا۔ اس کے سلسلے میں اس نمائندے نے اٹھائیس ہزار روپیہ ادا کر دیا۔ اور باقی رقم سات دن کے اندر ادا کرنے کا وعدہ کیا۔ بطور یرغمال چالیس اشخاص میں سے ستائیس فوجی کمانڈر کے حوالہ کر دیئے گئے ہیں۔

بھاٹیال پور ۱۵ جنوری:۔ گاندھی جی پیدل دورہ کے سلسلے میں بھاٹیال پور پہنچے ایک مسلمان نے آپ سے پوچھا کہ آپ خانہ جنگی کو بہتر سمجھتے ہیں یا پاکستان کو۔ آپ نے جواب دیا۔ میں دونوں کو ملک کی مشکلات کا موزوں حل نہیں سمجھتا۔ فرقہ وارانہ جھگڑے پاکستان سے ہرگز مٹ نہیں سکتے۔

جبل پور ۱۵ جنوری۔ وزیر اعظم سی۔ پی نے ایک تقریر میں پولیس کو مخاطب کر کے کہا۔ پولیس کو زمانہ کی رَو کے مطابق چلنا چاہیئے۔ انہیں عوام کی خدمت اور ملک کی وفاداری کرنی چاہیئے

لندن ۱۵ جنوری:۔ پنڈت نہرو کے ذاتی نمائندہ مسٹر مینن کے بلجیم کے نمائندہ سے ملاقات کی۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ آپ بلجیم کے ساتھ ہندوستان کے سفارتی تعلقات قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

نئی دہلی ۱۵ جنوری۔ ہندوستان میں سول سروس کو ختم کرنے کے لئے مسٹر آرتھر ہینڈرسن نائب وزیر ہند کی جو گفت و شنید ہوم ممبر سردار پٹیل سے ہو رہی ہے۔ وہ اپنے آخری مرحلہ تک پہنچ گئی ہے۔ اس ہفتے کے آخر تک مسٹر آرتھر ہینڈرسن انگلستان واپس روانہ ہو جائیں گے معلوم ہوا ہے۔ کہ سردار پٹیل اب بھی اپنی اس رائے پر قائم ہیں۔ کہ سول سروس کے افسروں کو معاوضہ دینے کا سوال نہیں اٹھانا چاہیئے۔ کیونکہ یہ افسر موجودہ شرائط پر اپنے عہدوں پر بحال رکھے جا سکتے ہیں۔ البتہ خاص حالات میں انہیں معاوضہ دیا جا سکتا ہے۔

نئی دہلی ۱۵ جنوری:۔ تاجروں کی انڈین ایسوسی ایشن کی کونسل نے ایک قرارداد کے ذریعہ یہ تجویز کی ہے۔ کہ برطانیہ نے ہندوستان میں کانوں اور مختلف صنعتوں میں جو سرمایہ لگا رکھا ہے۔ اس میں سے چھ ارب روپیہ واپس کر دینا چاہیئے۔ پانچ ارب روپیہ معہ سود ہندوستان کو ملنا چاہیئے۔ اس کے بعد ہندوستان کا جو روپیہ برطانیہ کے ذمہ رہے۔ اس کے عوض اسے مختلف صنعتوں کی ترقی کے لئے مشینری بھیجنی چاہیئے۔

آرہ ۱۵ جنوری۔ فارورڈ بلاک کی ایک کانفرنس میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ فارورڈ بلاک کے ممبر بعض امور کی بنا پر کانگرس سے مستعفی ہونے کے لئے تیار ہیں۔ امید ہے کہ عنقریب اس سلسلہ میں ایک اور کانفرنس منعقد ہوگی جس میں اس معاملہ کے متعلق قطعی فیصلہ کیا جائیگا۔

شیلانگ ۱۵ جنوری۔ جمعہ کے دن آسام کانگرس کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوگا۔ جس میں گروپ بندی کے متعلق غور کیا جائیگا۔

نئی دہلی ۱۵ جنوری کل پولیس نے مختلف کمیونسٹ پارٹی اور سٹوڈنٹس فیڈریشن کی شاخوں کے دفاتر پر چھاپہ مارا۔ چنانچہ اس سلسلہ میں کلکتہ۔ لکھنؤ۔ بنارس۔ الہ آباد۔ کراچی ڈیرہ دون اور لاہور میں پولیس نے تلاشیاں لیں۔ اور بعض سرکردہ اشخاص کو گرفتار کر لیا۔

نئی دہلی ۱۵ جنوری۔ عبوری حکومت کے کامرس ممبر مسٹر اسماعیل ابراہیم چندریگر نے اپنے محکمہ کے سیکرٹری کے ہمراہ مشرقی افریقہ اور سوڈان کے نمائندوں سے بات چیت کی۔ اور اس بات پر غور کیا کہ ان دونوں ممالک سے روئی خریدنے کے لئے کیا انتظام کیا گیا۔ مسٹر چندریگر نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ سوڈان اور مشرقی افریقہ کے ہندوستان سے دیرینہ تجارتی تعلقات ہیں۔ ہندوستان کپڑے کی سخت قلت کے ایام میں بھی ان ممالک کے لئے کپڑا مہیا کرتا رہا ہے۔ اس لئے ان ممالک کو اس قیمت پر ہندوستان کے لئے روئی مہیا کر دینی چاہئے جو ہم نے تجویز کی ہے۔ اور اس قیمت کو کم نہیں سمجھنا چاہیئے۔ مشرقی افریقہ کے نمائندہ نے تقریر کا جواب دیتے ہوئے اس خواہش کا اظہار کیا کہ مشرقی افریقہ ہندوستان سے مستحکم تجارتی تعلقات قائم کرنا چاہتا ہے۔

واشنگٹن ۱۵ جنوری۔ امریکہ کے محکمہ کھیتی باڑی نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ ہندوستان کے لئے ۶۹ ہزار پانچ سو ٹن آٹا اور گیہوں مہیا کرے گا۔

لنڈن ۱۵ جنوری کل خلاف توقع برمی نمائندوں اور حکومت برطانیہ کے درمیان گفت و شنید بہت کم وقت تک جاری رہی۔ معلوم ہوا ہے کہ برمی وفد نے تفصیل طور پر اپنے جو مطالبات مرتب کئے تھے ان پر مزید غور و خوض کرنے کی ضرورت محسوس کی گئی ہے۔ اس لئے کل گفت و شنید جلد ختم ہو گئی۔ سوموار کی رات کو برمی نمائندوں کے اعزاز میں ایک دعوت دی گئی۔ جس میں برطانوی وزارت کے متعدد ارکان شامل ہوئے۔

نئی دہلی ۱۵ جنوری۔ ٹریڈ یونین کانگرس کے صدر نے اپیل کی ہے کہ بندرگاہوں کے مزدور ہندچینی سے آنے یا جانے والے فرانسیسی جہازوں پر سے سامان اتارنے یا لادنے سے انکار کر دیں۔ اور اس طرح ہندچینی کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کریں۔

کراچی ۱۵ جنوری۔ کراچی کی بندرگاہ پر مزدوروں نے کئی دنوں سے جو ہڑتال کر رکھی تھی وہ آج صبح ختم ہو گئی۔ اور مزدور اپنے اپنے کام پر واپس آ گئے۔ کل رات وزیر اعظم سندھ مسٹر غلام حسین ہدایت اللہ نے مزدوروں سے سمجھوتہ کرنے کے سلسلے میں ایک کانفرنس بلائی تھی جس میں مزدوروں کے نمائندے بندرگاہ کے افسر۔ محکمہ خوراک اور صوبائی حکومت کے نمائندے شامل ہوئے تھے۔ اس کانفرنس کے نتیجہ میں سمجھوتہ کا اعلان کیا گیا۔ مزدوروں کو آئندہ دن کے وقت کام کرنے کی اجرت ۲/۲/۳ اور رات کو کام کرنے کی اجرت ۳/۱۲/۰ دی جایا کرے گی۔

نئی دہلی ۱۵ جنوری مسٹر راجگوپال اچاریہ نے صوبہ دہلی کی ٹیچرز ایسوسی ایشن کو ایک خط لکھا ہے۔ جس میں انہوں نے کہا ہے کہ مجھے افسوس ہے کہ ٹیچروں نے ہڑتال کرنے کا فیصلہ کر کے جلد بازی کی ہے۔ ان کی شکایات دور کرنے میں کسی قدر تاخیر ضرور ہو گئی تھی۔ لیکن اس معاملہ پر غور کیا جا رہا تھا۔ آپ نے اپیل کی کہ تعلیم کے نئے ممبر مولانا ابوالکلام آزاد کو اس معاملہ کو سلجھانے کا موقعہ دینا چاہیئے۔

نئی دہلی ۱۵ جنوری۔ صوبہ دہلی میں ہڑتال کرنے والے ٹیچروں کے نمائندوں کا ایک وفد عنقریب مولانا ابوالکلام آزاد سے ملنے والا ہے

بٹیویا ۱۴ جنوری۔ حکومت عراق نے جمہوریہ انڈونیشیا سے سفارتی تعلقات قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس سلسلے میں عنقریب حکومت عراق اپنے سفیر کو جمہوریہ انڈونیشیا میں متعین کر دے گی